بسم اللہ الرحمن الرحیم

44089
308

بعد از سلام مسنون عرض یہ ہے کہ بندہ ایک مسئلہ دریافت کرنا چاہتا ہے۔

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام!

خواتین کے لیے سر کے بال کاندھے کی ہڈی (Shoulder Blades) سے نیچے نیچے بغرض ڈیزائن کٹوانے کا کیا حکم ہے؟ جبکہ اسمیں تشبہ بالرجال بھی نہیں پایا جاتا نیز سر کے آگے کے بال جو ماتھے پر گرتے ہیں (Fringes) کو کٹوانا کیسا ہے؟

سائل
محمد عاصم شیخ
درجہ دورۂ حدیث جامعہ دارالعلوم کراچی ۱۴
0334 5111837
۱۹ / ۱ / ۲۰۱۵ء
مکان نمبر 32 A
جوہر روڈ F-8/1
اسلام آباد

(جواب منسلک ہے۔۔۔)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

خواتین کے لئے اپنے سر کے بال کاٹنا نہ بالکل ممنوع ہے اور نہ بالکل جائز ہے بلکہ اس میں کچھ تفصیل ہے وہ یہ کہ اگر کوئی خاتون فیشن کے طور پر اس قدر بال کٹوائے کہ مردوں کی مشابہت پائی جائے تو اس طرح بال کٹوانا جائز نہیں ہے، اور اگر اس کے بال دو منہ کے ہوگئے ہوں اور اسکی وجہ سے بالوں کی افزائش رک گئی ہو تو افزائش کی نیت سے بالوں کے سروں کو کسی قدر کاٹ لینے کی اجازت ہے۔

اسی طرح خواتین کیلئے setting کی نیت سے ضرورت کے وقت اپنے سر کے بالوں کو معمولی سے کتروانا درست ہے، لیکن اس بات کا خیال رکھنا نہایت ضروری ہے کہ اس میں کسی بھی قسم کی ممنوع مشابہت نہ پائی جائے اور نہ سیٹنگ کسی ممنوع مشابہت کی نیت سے ہو۔ نیز مردوں کی مشابہت کی حد سے نکلنے کیلئے ضروری ہے کہ خواتین کے بال کندھوں سے نیچے ہوں۔ اسی طرح کفار اور فاسقات کی مشابہت کی نیت سے بال کٹوانا بھی درست نہیں ہے۔ (ماخذہٗ التبویب: ۱۶۶۳/۱)

چنانچہ حدیث پاک میں ہے:

"لعن الله المتشبهين من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں ان مردوں پر جو عورتوں کیساتھ مشابہت رکھتے ہیں، اور اللہ تعالیٰ لعنت بھیجتے ہیں ان عورتوں پر جو مردوں کے ساتھ مشابہت رکھتی ہیں۔

اور ایک دوسری حدیث میں فرمایا گیا کہ:

"من تشبه بقوم فهو منهم"

ترجمہ: جو جس قوم کیساتھ مشابہت اختیار کرے گا وہ انہی میں سے ہے۔

لہٰذا اگر خواتین کے اپنے سر کے بال کاندھے کی ہڈی سے نیچے نیچے بغرض ڈیزائن کٹوائیں یا ماتھے پر گرنے والے بال معمولی کٹوائیں اور اس میں مردوں کی یا کفار و فاسقات کی مشابہت نہ پائی جاتی ہو تو اس کی گنجائش معلوم ہوتی ہے۔

مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح - (١٣ / ٩٦)

عن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما قال قال رسول الله من تشبه بقوم أي من شبه نفسه بالكفار مثلا في اللباس وغيره أو بالفساق أو الفجار أو بأهل التصوف والصلحاء الأبرار فهو منهم أي في الإثم والخير قال الطيبي هذا عام في الخلق والخلق والشعار ولما كان الشعار أظهر في الشبه ذكر في هذا الباب

قلت بل الشعار هو المراد بالتشبه لا غير فإن الخلق الصوري لا يتصور فيه التشبه والخلق المعنوي لا يقال فيه التشبه بل هو التخلق هذا

---والله تعالیٰ اعلم بالصواب۔

اسامہ احسان

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۸/رجب/۱۴۳۶

۲۸/اپریل/۲۰۱۵

الجواب صحیح

احمد محمود اشرف غفر اللہ

۸/۷/۱۴۳۶ھ

الجواب صحیح

محمد یعقوب عفا اللہ عنہ

۸/۷/۱۴۳۶ھ

دار الافتاء

فتویٰ نمبر ۱۳۱/۷۵

۱۴۳۶/۷/۱۲

۲۰۱۵/۵/۲

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین ذیل کے مسئلے میں۔

مسئلہ مسئول عنہا سے پہلے دو باتوں کا لکھنا ضروری سمجھتا ہوں۔ نمبر ۱۔ عن ابن عباس
قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ المتشبہین من الرجال بالنساء والمتشبہات من النساء بالرجال
رواہ البخاری۔ اسی طرح دوسری حدیث ہے۔ عن علی قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان تحلق المرأۃ رأسھا رواہ النسائی۔ اور ان احادیث کو بھی مدنظر رکھنا ضروری ہے
جن میں کفار، منافق اور فجار کے ساتھ مشابہت کی ممانعت مذکور ہے۔

نمبر ۲۔ اور فقہاء احناف رحمہم اللہ لکھتے ہیں۔ عورت کو سر منڈانا بال کتروانا حرام ہے۔
فتاویٰ ہندیہ ص ۳۵۸ ج ۵۔ الاشباہ والنظائر ـــ امداد الاحکام ـــ امداد الفتاویٰ ط ۲۱۶ ج ۴
فتاویٰ رحیمیہ اور بہشتی زیور گیارھواں حصہ ص ۱۱۵ واللفظ للآخر۔

اب پوچھنا یہ ہے کہ ایک عورت کے سر کے بال وفرہ (جو مرد کیلئے مسنون بال رکھنے کی آخری حد

۳/۵
۲۷
(
۳۱/۵
۲۰۰۶
محمد حنیف
بی ۱-۷
ایف ایس
سمنگلی
کوئٹہ

۳۶
۸۸۲

عورت کو بلا عذر کاٹنے یا کٹوانے سے منع کیا ہے۔ اور اسطرح کاٹنے کو جسطرح اوپر
لکھا گیا ہے حرام یا مکروہ تحریمی کہنا بھی میری سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے کہ کسی فعل
کو حرام یا مکروہ تحریمی قرار دینے کیلئے دلائل شرعیہ میں سے کسی دلیل کا ہونا ضروری
ہے اور اس کیلئے میرے ذہن میں کوئی بھی دلیل شرعی نہیں ہے۔ مثلاً مندرجہ
بالا احادیث کو پیش نظر رکھ کر اسطرح کاٹنے میں تو نہ مردوں کیساتھ مشابہت
آتی ہے اور نہ کفار و فجار کی عورتوں کیساتھ اور نہ اسطرح کے کاٹنے کو ہم حلق
کے نیچے داخل کر سکتے ہیں، کیونکہ حلق اور قصر کے مفہوموں میں بڑا فرق ہے۔
اور نہ کوئی دوسری دلیل شرعی سائل کے سامنے موجود ہے۔ لہٰذا اس شبہے
کا مفصل باحوالہ جواب لکھ کر یہ جائز یا ناجائز ہے لکھ کر بندہ کو ممنون
فرمائیے۔

المستفتی محمد حنیف عفی عنہ۔

پی اے ایف بیس سمنگلی کوئٹہ۔

الجواب حامداً ومصلیاً

عورتوں کے لئے اپنے سر کے بالوں کو کندھے تک یا کانوں تک کٹوانا جیسا کہ آجکل یورپ اور امریکہ کی عورتیں کٹواتی ہیں اور ان کی اتباع میں بعض مسلمان عورتیں بھی کٹواتی ہیں، یہ بالکل جائز نہیں اس سے بچنا ضروری ہے البتہ عورتوں کے لئے بالوں کو اس

(جاری .....)

عورتوں کیلئے سر کے بالوں کو کٹوانے کا حکم

مقصد سے کسی قدر کٹوانا تاکہ بال مزید بڑھیں یا بالوں کو اس حد تک رکھنا جس میں مردوں کے ساتھ یا غیر مسلم عورتوں کے ساتھ مشابہت نہ پائی جائے، گنجائش ہے۔ واضح رہے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی مشابہت کی حد سے نکلنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ان کے بال کندھوں کے نیچے ہونے کے ساتھ ساتھ اس قدر بھی ہوں کہ جس سے وہ اپنے بالوں کا جوڑا بنا سکیں۔

(ماخذہ تبویب ۸/۶۱۵، ۲۴/۶۹۵)۔

فی صحیح مسلم: ۱/۱۴۸ باب القدر المستحب من الماء فی غسل الجنابة ما نصه

عن ابی سلمة بن عبد الرحمن قال دخلت علی عائشة انا واخوها من الرضاعة ـــ قال وکان ازواج النبی صلی الله علیه وسلم یأخذن من رؤسهن حتی تکون کالوفرة۔

وفی شرح صحیح مسلم للنووی رح تحته۔

وفیه دلیل علی جواز تخفیف الشعور للنساء ـــ اھ

وفی الحل المفهم: ۱/۶۲

ولا یعنی بذلک ان شعورهن باسرها کذلک بل المعنی ان بعض شعورهن وهی التی علی جانبی الرأس کانت تکون کذلک واما شعر الناصیة وکذلک القافیة فانها کانت اطول من ذلک اذ لو لم تکن شعورهن الا وفرة فحسب لزم التشبه بالرجال وذلک منهی عنه ـــ اھ

وفی حاشیة الحل المفهم: ۱/۶۲، ۶۳

قوله یأخذن ـ الخ ای یحببن تخفیف شعرهن فیأخذن شعورهن ویترکنها بقدر ما یصلح للعقد فیعقد نحوها او یخرجن بعقدها عن المشابهة بالرجال فتخفیف الشعر جائز لکن لا تخففها بحیث تشبه الرجال۔ اھ واللہ تعالی اعلم

الجواب صحیح
بندہ عبد الرؤف سکھروی
۲-۵-۱۴۲۷ھ

الجواب صحیح
[illegible]

بندہ طاہر اقبال غفرلہ
دار الافتاء دار العلوم کراچی
۲-۵-۱۴۲۷ھ

۲ جمادی الاولی ۱۴۲۷ھ